B.A, Part-1, URDU(Subsidiary)

Paper-General (Poetry)

Topic: Mir Taqi Mir ki Gazal ki Tashreeh

Notes By:

Dr. Masroor Ahmad Haidri,

Department of Urdu,

J.K College, Biraul, Darbhanga.

میر تقی میر کی غزل کی تشریح:

جس سر کو غرور آج ہے یاں تاج وری کا
کل اس پہ یہی شور ہے پھر نوحہ گری کا

تشریح: میر تقی میر فرماتے ہیں کہ یہ دنیا فانی ہے یہاں کوئی بھی چیز دائمی رہنے والی نہیں ہے۔ آج جو بادشاہ ہے اور اپنی سلطنت اور تخت و تاج پر غرور کرتا ہے یہ ہمیشہ رہنے والا نہیں ہیں۔ یہ ایک نہ ایک دن ختم ہو جائے گا اسلئے اپنی شان وشوکت اور آن وبان پر تکبر اور غرور نہیں کرنا چاہیے۔ میر اس لئے یہ کہتے ہیں کیونکہ میر نے دلی کو بر باد ہوتے دیکھا ہے اور بہت سے سلاطین کو بر باد ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔

آفاق کی منزل سے گیا کون سلامت
اسباب لُٹا راہ میں یاں ہر سفری کا

تشریح: میر تقی میر اس شعر میں فرماتے ہیں کہ اس دنیاوئی زندگی کے سفر سے کوئی سلامت نہیں لوٹا بلکہ اس کے جو ساز وسامان زندگی گزارنے کے لئے تھیوہ سب ختم ہو کے ہی لوٹنا پڑا۔ جوانی میں اس کے پاس تمام صلاحتیں اور قوتیں تھیں۔ جوں جوں

اس کا وقت قریب آتا ہے اس کی تمام صلاحتیں اور قوتیں ختم ہوتی ہیں۔ جوانی کا زور، قوت بینائی، قوت سماعت سب ساتھ چھوڑ دیتی ہیں اور اس طرح انسان اپنا سب سامان لُٹا کر یہاں سے چلا جاتا ہے۔

زنداں میں بھی شورش نہ گئی اپنے جنوں کی
اب سنگ مداوا ہے اس آشفتہ سری کا

تشریح: میر تقی اس شعر میں فرماتے ہیں کہ جب کسی انسان کی دیونگی بڑھ جاتی ہے تو اس کو قید خانے میں قید کیا جاتا ہے لیکن میری دیونگی اس قدر شدید ہے کہ دوران قید بھی میری دیونگی کم نہیں ہوئی۔ اس لئے اس دیونگی کا واحد علاج مجھے یہی نظر آتا ہے کہ کسی پتھر سے سر ٹکر یا جائے اور اپنی زندگی کا خاتمہ کیا جائے۔

ہر زخم جگر داور محشر سے ہمارا
انصاف طلب ہے تیری بیدادگری کا

تشریح: میر تقی میر محبوب سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ اے میرے محبوب تم نے مجھ پر شدید ظلم وستم کیے ہیں لیکن میں روز محشر میں اللہ سے تمہارے ان ظلموں اور ستموں کا انصاف طلب کروگا۔ گویا دنیا میں کتنے ہی ظلم تم مجھ پر کرو لیکن قیامت کے دن تجھے ضرور حساب دینا ہوگا۔

اپنی تو جہاں آنکھ لڑی پھر وہاں دیکھو
آئینے کو لپکا ہے پریشان نظری کا

تشریح: میر تقی میر فرماتے ہیں کہ میں اپنے محبوب سے اس قدر عشق رکھتا ہوں اور وہ اتنا خوبصورت ہے کہ میں جہاں بھی دیکھتا ہوں اسی کا عکس نظر آتا ہے اور جب وہ آئینہ دیکھتا ہے تو آئینہ بھی اس کا حسن دیکھ کر حیران ہو جاتا ہے۔

لے سانس بھی آہستہ کہ نازک ہے بہت کام
آفاق کی اس کارگہ شیشہ گری کا

شاعر کہتا ہے کہ دنیا میں دل جوڑنے کے کام بہت نازک ہے،اس کو شیشہ گری سے تعبیر دیتا ہے۔وہ کہتا ہے کہ یہ اتنا نازک کام ہے کہ کبھی کبھی سانس لینے سے بھی کام بگڑ جاتا ہے۔یعنی دل ٹوٹ جاتا ہے۔لہذا بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔

ٹک میرؔ جگر سوختہ کی جلد خبر لے

کیا یار بھروسہ ہے چراغ سحری کا

تشریح: میر تقی میر اپنے دوست سے مخاطب ہوکر کہتے ہیں کہ میں غموں اور پریشانیوں سے چور ہو چکا ہوں اب میرا وجود کسی بھی وقت ختم ہونے والا ہے اسلئے جلدی سے میری ملاقات کو آؤ کیوں کہ میں اب زیادہ دن جینے والا نہیں ہوں۔

☆☆☆